مفت سلسلہ اشاعت نمبر 86

ردالرفضہ

مصنف

امام اہلسنّت مجدد دین وملت الشاہ

امام احمد رضا خان

فاضل بریلوی علیہ الرحمہ

جمعیّت اِشاعت اہلِسُنّت پاکستان

نور مسجد کاغذی بازار کراچی ۷۴۰۰۰

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ ﷺ

نام کتاب	:	ردالرفضہ
مؤلف	:	امام اہلسنّت مجدددین وملت الشاہ امام احمد رضا فاضل بریلوی علیہ الرحمہ
ضخامت	:	۳۲ صفحات
تعداد	:	۲۰۰۰
مفت سلسلہ اشاعت	:	۸۶

جمعیت اشاعت اہلسنّت پاکستان زیر نظر کتاب جو اعلیٰ حضرت امام اہلسنّت مجدد دین وملت الشاہ امام احمد رضا فاضل بریلوی علیہ الرحمہ کی تصنیف ہے کو اپنے سلسلہ مفت اشاعت کی 86ویں کڑی کے طور پر پیش کرنے کا شرف حاصل کر رہی ہے اللہ تبارک وتعالیٰ کی بارگاہ جلالت میں دعا ہے کہ وہ اپنے حبیب پاک صاحب لولاک علیہ افضل الصلوٰۃ والسلام کے صدقے وطفیل ہماری اس کاوش کو قبول ومنظور فرمائے اور ہمیں اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ کے نقش پا پر گامزن فرمائے اور ان کے فیوض وبرکات سے ہم سب سنی مسلمانوں کو متمتع فرمائے اور ان کی قبر پر انوار پر کروڑہا کروڑ رحمت ورضوان کے پھولوں کی بارشیں فرمائے۔ آمین بجاہ سید المرسلین ﷺ

ادارہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رَدُّ الرَّفضہ

۱۳۲۰ھ

از سیتاپور

۲۴ ذیقعدہ ۱۳۱۹ھ

مسئلہ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ ایک بی بی سیدہ سنی المذہب نے انتقال کیا۔ اس کے بعض بنی عم رافضی تبرائی ہیں وہ عصبہ بن کر ورثہ سے ترکہ لینا چاہتے ہیں حالانکہ روافض کے یہاں عصوبت اصلاً نہیں۔ اس صورت میں وہ مستحق ارث ہو سکتے ہیں یا نہیں۔

بینوا و توجروا

مرسلہ

حکیم سید محمد مہدی

الجواب

الحمد لله الذی هدانا و کفانا و اوانا عن الرفض و الخروج و کل بلاء نجانا و الصلوۃ و السلام علی سیدنا و مولانا و ملجانا و ماوانا محمد و اله و صحبه الاولین ایمانا و لاحسنین احسانا و الا مکنین ایقانا (آمین)

سب حمد یں اس اللہ تعالیٰ کے لئے جس نے ہمیں ہدایت دی اور رفض اور خروج سے کفایت اور پناہ دی اور ہر بلاء سے نجات دی، اور صلوٰۃ و سلام ہو ہمارے آقا، مولیٰ، ہمارے ملجا اور ماوی محمد ﷺ اور ان کی آل و صحاب پر جو ایمان لانے میں پہلے اور نیکی میں احسن اور ایمان و یقین میں پختہ ہیں، آمین!

صورت مستفسرہ میں یہ رافضی ان مرحومہ سیدہ صحیہ کے ترکہ سے کچھ نہیں پاسکتے اصلاً کسی قسم کا استحقاق نہیں رکھتے اگرچہ بنی عم نہیں خاص حقیقی بھائی بلکہ اس سے بھی قریب رشتے کے کہلاتے اگرچہ وہ عصوبت کے منکر نہ بھی ہوتے کہ ان کی محرومی دینی اختلاف کے باعث ہے۔ سراجیہ میں ہے۔

موانع الارث اربعة (الی قوله) و اختلاف الدینین (۱)

وراثت کے موانع چار ہیں، دین کا اختلاف، تک بیان کیا۔ (ت)

تحقیق مقام و تفصیل مرام یہ ہے کہ رافضی تبرائی جو حضرات شیخین صدیق اکبر و فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہما خواہ ان میں سے ایک کی شان پاک میں گستاخی کرے اگرچہ صرف اسی قدر کہ انہیں امام و خلیفہ برحق نہ مانے۔ کتب معتمدہ فقہ حنفی کی تصریحات اور عامہ ائمہ ترجیح و فتویٰ کی تصحیحات پر مطلقاً کافر ہے۔

درمختار مطبوعہ مطبع ہاشمی ص ۶۴ میں ہے:

ان انکر بعض ما علم من الدین ضرورة کفر بها کقوله ان الله تعالی جسم کالاجسام و انکاره صحبة الصدیق (۱)

اگر ضروریات دین سے کسی چیز کا منکر ہے تو کافر ہے۔ مثلاً یہ کہنا کہ اللہ تعالیٰ اجسام کے مانند جسم ہے۔ یا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی صحابیت کا منکر ہونا۔

طحطاوی حاشیہ در مطبوعہ مصر جلد اول ص ۲۴۴ میں ہے۔

و کذا الخلافة (۲)

اور ایسے ہی آپ کی خلافت کا انکار کرنا بھی کفر ہے۔ فتاویٰ خلاصہ قلمی کتاب الصلوٰۃ فصل ۵ اور خزانۃ المفتین قلمی کتاب الصلوٰۃ فصل فی من یصح الاقتداء به و من لا یصح میں ہے۔

الرافضی ان فضل علیا علی غیره فهو مبتدع و لو انکر خلافة الصدیق رضی اللّٰہ تعالیٰ عنه فهو کافر (۳)

رافضی اگر مولا علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ کو سب صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے افضل جانے تو بدعتی گمراہ ہے اور اگر خلافت صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا منکر ہو تو کافر ہے۔

فتح القدیر شرح ہدایہ مطبع مصر جلد اول ص ۲۴۸ اور حاشیہ تبیین العلامہ احمد الشلبی مطبوعہ مصر جلد اول ص ۱۳۵ میں ہے:

فی الروافض من فضل علیا علی الثلاثة فمبتدع و ان انکر خلافة الصدیق او عمر رضی اللّٰہ تعالیٰ عنهما فهو کافر (۴)

رافضیوں میں جو شخص مولا علی کو خلفاء ثلثہ رضی اللہ عنہم سے افضل کہے گمراہ ہے اور اگر صدیق یا فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی خلافت کا انکار کرے تو کافر ہے۔

وجیز امام کردری مطبوعہ مصر جلد ۳ ص ۳۱۸ میں ہے:

من انکر خلافۃ ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فھو کافر فی الصحیح و من انکر خلافۃ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فھو کافر فی الاصح(۲)

خلافت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا منکر کافر ہے۔ یہی صحیح ہے اور خلافت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا منکر بھی کافر ہے، یہی صحیح تر ہے۔

تبیین الحقائق شرح کنز الدقائق مطبوعہ مصر جلد اول ص ۱۳۴ میں ہے:

قال المرغینانی تجوز الصلوٰۃ خلف صاحب ھوی و بدعۃ و لا تجوز خلف الرافضی و الجھمی و القدری و المشبھۃ و من یقول بخلق القرآن حاصلہ ان کان ھوی لا یکفر بہ صاحبہ تجوز مع الکراھۃ و الا فلا۔(۳)

امام مرغینانی نے فرمایا:

بدمذہب بدعتی کے پیچھے نماز ادا ہو جائے گی اور رافضی، جہمی، قدری تشبیہی کے پیچھے ہوگی ہی نہیں اور اس کا حاصل یہ ہے کہ اگر اس بدمذہبی کے باعث وہ کافر نہ ہو تو نماز اس کے پیچھے کراہت کے ساتھ ہو جائے گی ورنہ نہیں۔

فتاوی عالمگیریہ مطبوعہ مصر جلد اول ص ۸۴ میں اس عبارت کے بعد ہے:

ھکذا فی التبیین و الخلاصۃ و ھو الصحیح ھکذا فی البدائع

ایسا ہی تبیین الحقائق و خلاصہ میں ہے اور یہی صحیح ہے۔ ایسا ہی بدائع میں ہے۔

اسی کی جلد ۳، ص ۲۶۴ اور بزازیہ جلد ۳ ص ۳۱۹ اور الاشباہ قلمی فن ثانی کتاب السیر اور اتحاف الابصار والبصائر مطبع مصر ص ۱۸۷ اور فتاوی انقرویہ مطبوعہ مصر جلد اول ص ۹۵ اور واقعات المفتین مطبع مصر ص ۱۳ سب میں فتاوی خلاصہ سے ہے:

الرافضی ان کان یسبّ الشیخین و یلعنھما (والعیاذ باللّٰہ تعالیٰ) فھو کافر و ان کان یفضل علیا کرم اللّٰہ تعالیٰ وجھہ علیھما فھو مبتدع

رافضی تبرائی جو حضرات شیخین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو معاذ اللہ برا کہے کافر ہے اور اگر مولا علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ کو صدیق اکبر اور عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے افضل بتائے تو کافر نہ ہوگا مگر گمراہ ہے۔

اسی کے صفحہ مذکورہ اور برجندی شرح نقایہ مطبوعہ لکھنؤ جلد ۴ ص ۲۱ اور فتاوی ظہیریہ سے ہے:

من انکر امامۃ ابی بکر الصدیق رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ فھو کافر و علی قول بعضھم ھو مبتدع و لیس بکافر و الصحیح انہ کافر و کذلک ومن انکر خلافۃ عمر رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ فی اصح الاقوال۔

امامت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا منکر کافر ہے اور بعض نے کہا بدمذہب ہے کافر نہیں اور صحیح یہ ہے کہ وہ کافر ہے۔ اسی طرح خلافت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا منکر بھی صحیح قول میں کافر ہے۔

وہیں فتاوی بزازیہ سے ہے:

و یجب اکفارھم باکفار عثمان و علی و طلحۃ و زبیر و عائشۃ

رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہم

رافضیوں اور ناصبیوں اور خارجیوں کو کافر کہنا واجب ہے۔ اس سبب سے کہ وہ امیر المومنین عثمان و مولیٰ علی و حضرت طلحہ و حضرت زبیر و حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو کافر کہتے ہیں۔

بحر الرائق مطبوعہ مصر جلد ۵ ص ۱۳۱ میں ہے:

یکفر بانکارہ امامۃ ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ علی الاصح کانکارہ خلافۃ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ علی الاصح

اصح یہ ہے کہ ابو بکر یا عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی امامت و خلافت کا منکر کافر ہے۔

مجمع الانہر شرح ملتقی الابحر مطبوعہ قسطنطنیہ جلد اول ص ۱۰۵ میں ہے:

الرافضی ان فضل علیا فھو مبتدع و ان انکر خلافۃ الصدیق فھو کافر

رافضی اگر صرف تفضیلیہ ہو تو بدمذہب ہے اور اگر خلافت صدیق کا منکر ہو تو کافر ہے۔

اسی کے ص ۶۳۱ میں ہے:

یکفر بانکارہ صحبۃ ابی بکر رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ و بانکارہ امامتہ علی الاصح و بانکارہ صحبۃ عمر رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ علی الاصح۔

جو شخص ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی صحابیت کا منکر ہو کافر ہے۔
یونہی جو ان کے امام برحق ہونے کا انکار کرے مذہب اصح میں کافر ہے۔

یونہی عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی صحابیت کا انکار قول اصح پر کفر ہے۔

غنیہ شرح منیہ مطبوعہ قسطنطنیہ ص ۵۱۴ میں ہے:

المراد بالمبتدع من یعتقد شیئا علی خلاف ما یعتقدہ اھل السنّۃ و الجماعۃ و انما یجوز الاقتداء بہ مع الکراھۃ اذا لم یکن ما یعتقدہ یؤدّی الی الکفر عند اھل السنّۃ اما لو کان مؤدّیا الی الکفر فلا یجوز اصلا کالغلاۃ من الروافض الذین یدعون الالوھیۃ لعلی رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ او ان النبوۃ کانت لہ فغلط جبریل و نحو ذالک مما ھو کفر و کذا من یقذف الصدّیقۃ او ینکر صحبۃ الصدّیق او خلافتہ او یسب الشیخین۔

بدمذہب سے وہ مراد ہے جو کسی بات میں اہلسنت و جماعت کے اختلاف عقیدہ رکھتا ہو اور اس کی اقتداء کراہت کے ساتھ اس حال میں جائز ہے جب اس کا عقیدہ اہلسنّت کے نزدیک کفر تک نہ پہنچاتا ہو اگر کفر تک پہنچائے تو اصلاً جائز نہیں جیسے غالی رافضی کہ مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ کو خدا کہتے ہیں یا یہ کہ نبوت ان کے لیے تھی جبرئیل نے غلطی کی اور اسی قسم کی اور باتیں کہ کفر ہیں اور یوں ہی حضرت صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو معاذ اللہ اس تہمت ملعونہ کی طرف نسبت کرے یا صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی صحابیت یا خلافت کا انکار کرے یا شیخین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو برا کہے۔

کفایہ شرح ہدایہ مطبع بمبئی جلد اول اور مستخلص الحقائق شرح کنز الدقائق مطبع احمدی ص ۳۲ میں ہے:

الرافضی اذا سب ابا بکر و عمر رضی اللّٰہ تعالیٰ عنھما و لعنھما
یکون کافرا و ان فضّل علیھما علیا لا یکفر و ھو مبتدع

رافضی اگر شیخین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو بُرا کہے یا ان پر تبرا بکے کافر ہو
جائے اور اگر مولیٰ علی کرم اللہ وجہہ الکریم کو ان سے افضل کہے کافر نہیں
گمراہ بدمذہب ہے

اسی میں وہیں ہے :

من انکر خلافۃ ابی بکر الصدّیق فھو کافر فی الصحیح و کذا
منکر خلافۃ ابی حفص عمر ابن الخطاب رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ فی
الاظھر

خلافت صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا منکر مذہب صحیح پر کافر ہے۔ اور ایسا ہی
قول اظہر میں خلافت فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا منکر بھی۔

فتویٰ علامہ نوح آفندی پھر مجموعہ شیخ الاسلام عبیداللہ آفندی پھر مغنی المستفتی عن سوال
المفتی پھر عقود الدریہ مطبع مصر جلد اول ۹۲، ۹۳ میں ہے :

الروافض کفرۃ جمعوا بین اصناف الکفر منھا انھم ینکرون خلافۃ
الشیخین و منھا انھم یسبّون الشیخین سود اللّٰہ وجوھھم فی
الدارین فمن اتصف بواحد من ھذہ الامور فھو کافر ملتقطا

رافضی کافر ہیں طرح طرح کے کفروں کے مجمع ہیں از انجملہ خلافت شیخین
کا انکار کرتے ہیں از انجملہ شیخین کو بُرا کہتے ہیں، اللہ تعالیٰ دونوں جہان میں
رافضیوں کا منہ کالا کرے جو ان میں کسی بات سے متصف ہو کافر ہے۔
ملتقطا

انھیں میں ہے :

اما سبّ الشیخین رضی اللّٰہ تعالیٰ عنھما فانہ کسب النبی صلی
اللّٰہ تعالیٰ علیہ وسلم و قال الصدر الشھید من سبّ الشیخین او
لعنھما یکفر

شیخین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو بُرا کہنا ایسا ہے جیسا نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ
وسلم کی شان اقدس میں گستاخی کرنا اور امام صدر شہید نے فرمایا جو شیخین
کو بُرا کہے یا تبرا بکے کافر ہے۔

عقود الدریہ میں بعد نقل فتویٰ مذکورہ ہے :

و قد اکثر مشائخ الاسلام من علماء الدولۃ العثمانیہ لا زالت
مؤیدۃ بالنصرۃ العلیۃ الافتاء فی شان الشیعۃ المذکورین و قد اشبع
الکلام فی ذلک کثیر منھم و الفوا فیہ الرسائل و ممن افتی بنحو
ذلک فیھم المحقق المفسر ابو مسعود افندی العمادی و نقل
عبارتہ العلامۃ الکواکبی الحلبی فی شرحہ علی المنظومتہ الفقھیۃ
المسمّاۃ بالفوائد السنیہ۔

علمائے دولت عثمانیہ کہ ہمیشہ نصرت الٰہی سے مؤید رہے، ان سے جو اکابر
شیخ الاسلام ہوئے انہوں نے شیعہ کے باب میں کثرت سے فتوے
دیئے۔ بہت نے طویل بیان لکھے اور اس کے بارے میں رسالے تصنیف
کیے اور انہیں میں سے جنہوں نے روافض کے کفر و ارتداد کا فتویٰ دیا۔
محقق مفسر ابو مسعود آفندی عمادی (سردار مفتیان دولت علیہ عثمانیہ) ہیں
۔اور ان کی عبارت علامہ کواکبی حلبی نے اپنے منظومہ فقہیہ مسمّی بہ فوائد